خصوصی وفاع نمبر

طالبان کی بے مثال عزیمت کو سلام

ستمبر 2021ء

اُردو ڈائجسٹ

www.urdudigest.pk urdudigest.pk www.youtube.com/urdudigest

تیسری سُپر پاور بھی سرِنگوں

تبصرہ ◆ کاشرہ کرم

مجموعہ مکاتیبِ اکبر

محمد راشد شیخ

اکبر الہ آبادی اُردو ادب کی جانی پہچانی شخصیت ہیں مگر عام قارئین کے لیے کتاب سے قبل ان کا تعارف ضروری ہے۔ نامور شاعر اکبر الہٰ آبادی ۱۸۴۶ء میں موضع بارہ ضلع الہٰ آباد ہندوستان میں پیدا ہوئے، اگر آج کے بھارت کے نقشے میں اس نام کا ضلع ڈھونڈنے کی کوشش کی جائے تو تلاش کرنے والوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا کیونکہ ہندوتوا کی پرچارک بی جے پی سرکار نے اس ضلع کا مسلمان شناخت والا نام تبدیل کرکے اب الہ آباد کو ''پریاگ'' قرار دے دیا ہے۔ چنانچہ اگلی نسلوں کو اکبر کے ساتھ ساتھ الہ آباد کے متعلق بھی باقاعدہ تحقیق کرنا پڑے گی کہ اس نام کا ضلع کہاں تھا اور کب اِس کا وجود مٹانے کی کوشش کی گئی؟

اکبر الہ آبادی نے تعلیم کے حصول کے بعد سرکار کی ملازمت اختیار کرلی اور عرضی نویس کے طور پر کام شروع کیا مگر ترقی کی منازل طے کرتے کرتے انگریز سرکار میں بطور سیشن جج فرائض سرانجام دیے۔ اس دور میں مسلمانوں کو جس استحصال کا سامنا تھا اس کے مدِ نظر اکبر کا اس عہدے تک پہنچنا بلاشبہ ان کی غیر معمولی لیاقت کا مظہر ہے۔

اکبر اگر صرف سیشن جج ہی رہے ہوتے تو شاید آج ان کا نام برِصغیر کی عدالتی تاریخ کے کسی کونے کھدرے میں تو موجود ہوتا لیکن وفات کے سو سال بعد بھی وہ برِصغیر خصوصاً اُردو اَدب میں یوں زندہ نہ ہوتے۔ اکبر الہٰ آبادی کی جاودانی کی واحد وجہ ان کا شاعر ہونا ہے۔ اکبر نے نوآبادیاتی عہد میں نوآبادیاتی نظام کی خامیوں اور منافقتوں کو آشکار کرنے کے لیے شاعری کو وسیلہ بنایا اور اپنی طنزیہ اور مزاحیہ شاعری کے ذریعے اس عہد کی پوری تاریخ قلمبند کی۔

۱۹۲۱ء ستمبر میں اکبر کی وفات کی نسبت سے اُردو کی ادبی تنظیموں اور اُردو دان حلقوں نے سال ۲۰۲۱ء کو اکبر صدی قرار دیا ہے۔ ادبی مشاہیر کی صدی قرار دیے جانے والے برس میں اس سال کی شخصیت کو جنوری سے دسمبر تک خراجِ تحسین پیش کرنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس ضمن میں ادبی جرائد کے خصوصی شمارے شائع، سیمینار اور کانفرنسوں کا انعقاد اور کتب شائع کی جاتی ہیں۔ بدقسمتی سے یہ سال کرونا وَبا کی نذر رَہا جس کے سبب تقریبات کے انعقاد پر پابندی رہی اور اکبر الہ آبادی کا سال ان کے شایانِ شان نہیں منایا جاسکا مگر اس وبا کی وجہ سے جنم لینے والی تشنگی کو جناب راشد شیخ کی جمع و تدوین کردہ کتاب ''مجموعہ مکاتیب اکبر'' نے بڑی حد تک دُور ضرور کیا ہے۔

کسی شاعر کو عام طور پر اس کی شاعری کے ذریعے ہی جانا، سمجھا اور پرکھا جاتا ہے، لیکن سنجیدہ قارئین اس سے آگے شاعر کی روزمرہ زندگی کے متعلق جاننے کے بھی خواہش مند ہوتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں اس سلسلے میں خطوط کے مجموعے سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ مددگار نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس مجموعے میں مشاہیر، دوست احباب، سیاستدان، رشتے داروں حتّٰی کہ نامعلوم لوگوں کو لکھے جانے والے خطوط بھی شامل ہیں۔

تین صفحات پر پھیلے مجموعے کی فہرست کے جائزے سے ہی اس کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ اکبر الہ آبادی کے علامہ اقبالؒ، حسرت موہانیؒ، مولانا ظفر علی خاںؒ، شبلی نعمانیؒ، سید سلمان ندویؒ جیسے مشاہیر کے علاوہ اپنے بیٹے عشرت حسین، ان کی اہلیہ انیس دلہن اور دیگر افراد کے نام اکبر الہ آبادی کے خطوط کا یہ مجموعہ اکبر کے اب تک شائع ہونے والے خطوط کا سب سے بڑا مجموعہ ہے جس میں ۱۳۹۶ خطوط شامل ہیں۔

عرضِ مرتب کے عنوان سے جناب راشد شیخ نے اس نہایت وقیع کام کے دوران پیش آنے والی منشکلات کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ جس میں انھوں نے اُن احباب کا اور اداروں کا شکریہ بھی ادا کیا جن کا کام راشد شیخ صاحب کے لیے مشعلِ راہ بنا اور جنہوں نے اکبر کے خطوط کی فراہمی میں اپنا حصہ ڈالا۔

جناب راشد شیخ نے دو صفحات پر مشتمل اکب الہ آبادی کی مختصر سوانح بھی درج کی ہے۔ جس سے قاری کو اکبر الہ آبادی کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر دوڑانے میں مدد ملتی ہے۔ کتاب میں اکبر الہ آبادی کے چند عکسی خطوط بھی شامل کیے گئے ہیں۔

بڑے سائز کے چھے سو صفحات کی اس کتاب کی قیمت ۱۳۵۰ روپے رکھی گئی ہے جسے ادارہ علم و فن نے کراچی سے شائع کیا ہے۔ کتاب کے سرورق پر اکبر الہ آبادی کی تصویر جبکہ پسِ ورق پر اکبر الہ آبادی کے خطوط کے متعلق علامہ اقبالؒ، مولانا عبدالماجد دریابادی اور سر شیخ عبدالقادر کی انمول قیمتی آراء درج ہیں۔

علامہ اقبالؒ لکھتے ہیں:

''آپ کے خطوط جو میرے پاس سب محفوظ ہیں، بار بار پڑھا کرتا ہوں اور تنہائی میں یہی کاغذ میرے ندیم ہوتے ہیں۔ کئی دفعہ ارادہ کیا ہے کہ آپ کی خدمت میں استدعا کروں کہ خط ذرا لمبا لکھا کیجیے مگر میں خود خط لمبا لکھنے سے گھبراتا ہوں پھر میرا کوئی حق نہیں کہ آپ کو لمبا خط لکھنے کی زحمت دوں۔ یہ ایک طرح کی روحانی خودغرضی ہوگی جس کا ارتکاب میرے نزدیک گناہ ہے۔ آپ کے خطوط سے مجھے نہایت فائدہ ہوتا ہے اور مزید غور و فکر کی راہ کھلتی ہے، اس واسطے میں ان خطوط کو محفوظ رکھتا ہوں کہ یہ تحریریں نہایت بیش قیمت ہیں اور بہت سے لوگوں کو ان سے فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔''

سر شیخ عبدالقادر لکھتے ہیں:

''حضرتِ اکبر اپنے زمانے میں ان مغتنم اصحاب میں سے ہیں جن کے قلم سے نکلا ہر لفظ آگے چل کر عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ ان کے ایک مختصر سے رُقعے میں بھی ان کی طبیعت کی جھلک، ان کی غیر معمولی شخصیت کا پرتو اور ان کی محبت اور دوست پروری کا اظہار موجود ہے۔ مذہب کا صحیح مفہوم جو حضرتِ اکبر کے ذہن میں تھا اور جس کی طرف جا بہ جا وہ رقعات میں اشارے کرتے ہیں، انتہا درجے کا سبق آموز ہے۔ تاریخِ ادب اور تحفظِ سوانح عمری کے لحاظ سے یہ چھوٹے چھوٹے رُقعے آئندہ نسل کے صاحبانِ ذوق کے لیے بے بہا سرمایہ تنقید و استدلال ہوں گے۔''

اس خوبصورت کتاب کو آج ہی اپنی لائبریری کا حصہ بنائیں۔ کتاب منگوانے کے لیے آپ ناشر سے اس نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں: 0305-2164233

☆☆☆